© rasailojaraid.com

آئے ہیں۔ اس لیے "بازبادۂ صحبتے آراستیم" ـ انجمن فاضلیں بہت ہی ذہین اور تعمیرپسند اور پاکستان دوست اساتذہ پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ رسالہ گواہی دیتا ہے۔ ایک شمارہ اگست ستمبر کا ہے۔ اور دوسرا اکتوبر، نومبر، دسمبر کا، ان میں تعلیمی موضوعات پر ایسے فکر انگیز مضامین شامل ہیں جن کا تعلق ان اہم مسائل سے ہے جو ہمارے نظامِ تعلیم کی فلاسفی سے لے کر اس کے اداروں اور اسکیموں کے عملی پہلوؤں تک سے تعلق رکھتے ہیں۔

مراسلت مولینا مودودیؒ و مریم جمیلہ | ناشر: محمد یوسف خاں اینڈ سنز۔ سنّت نگر، لاہور

خوشنما دبیز سرورق۔ صفحات: یک صد۔ قیمت درج نہیں۔

محترمہ مریم جمیلہ قبولِ اسلام سے پہلے جس شدید اضطراب سے گذری ہیں اور پھر جس طرح ان کو اسلام کے سرچشمۂ ہدایت کا راستہ ملا۔ پھر جس طرح انہوں نے اس راہ پر سفر کیا۔ پھر مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے غائبانہ تعارف کے بعد اپنی ذہنی مشکلات اور اسلامی عقائد کے متعلق ان سے خط و کتابت کی یہ ساری کہانی ان خطوط کی شکل میں سامنے آتی ہے۔ جو مولانا مرحوم اور مریم جمیلہ کے درمیان ۵ دسمبر ۱۹۶۰ء سے ۲ مئی ۱۹۶۲ء تک آتے جاتے رہے۔ اس خط و کتابت کی مدد سے یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ مغرب میں مذہب و اخلاق کے تقاضوں کے لیے کس طرح کا مخالفانہ ماحول بن گیا ہے۔ وہاں کی ایک نوخیز خاتون کن مشکلات سے دوچار رہتی ہے، شرم و حیا کے فطری میلانات کو وہاں کی روایات کس طرح کچلتی ہیں۔ ایک نیک نہاد شخصیت کے لیے کتنا بڑا ذہنی تصادم پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اصحابِ دعوت و تبلیغ کو بھی رہنمائی ملتی ہے کہ اس نئی دنیا کی روشن جاہلیت کا شکار ہونے والوں کو اسلام کی طرف لانا کیسے ممکن ہے — اور یہ بھی کہ بعض سعید روحیں سیلابِ حالات میں ہاتھ پاؤں مار کر بہرحال اپنا راستہ نکال لیتی ہیں۔ آج ایک مغرب زادی کس طرح تصنیف کا کام کرنے کے ساتھ گرہستن بن گئی ہے اور پردہ کی سخت پابند ہے۔

اصل انگریزی خط و کتابت کا پہلی بار پروفیسر عبدالغنی فاروق ایم اے نے اچھا ترجمہ کیا ہے۔

© rasailojaraid.com